اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ ۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

إزالة الأوهام

جلد ۱

متکلمِ اسلام، محققِ مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

الحمد للّٰہ الذی لم یتخذ ولدا، ولم یکن لہ شریک فی ملکہ أبدا، والصلوٰۃ والسلام علیٰ من ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہٖ، وایّدہ بمحکم کتاب اعجز الناس ان یأتوا بسورۃ من مثلہٖ، سیّدنا محمد الذی بشر بظھور التورٰۃ والانجیل، وتحققت بوجودہٖ دعوۃ ابیہ ابراھیم الخلیل، وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ الذین وصل اللّٰہ بالاسلام بینھم، حتیٰ صاروا اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

امّا بعد:

ہندوستان کی اسلامی سلطنت میں مغلیہ دور کا آخری چراغ گل ہو رہا تھا' مرکزی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔ مختلف علاقوں میں چھوٹی چھوٹی خود مختار حکومتیں بن گئی تھیں۔ اقتدار پر قبضہ پانے کیلئے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف سازشیں رہتی تھیں۔ حکمرانوں کی نااہلی' عیاشی' ظلم و زیادتی حد سے گزر چکی تھی۔ دوسری طرف انگریز ہندوستان میں داخل ہو چکے تھے۔ یہ اکبر کا زمانہ تھا اگرچہ شروع میں وہ تاجر اور سوداگر کی حیثیت سے آئے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی انکے تجارتی ادارے کا نام تھا مگر حالات کا بنظر غائر جائزہ لیکر انہوں نے اپنے کاروباری مفادات کیلئے چھوٹی سی فوج تیار کر لی گو پھر اسی مختصر لشکر نے میر جعفر کو خریدا اور سراج الدولہ کی چالیس ہزار نفوس پر مشتمل بہادر فوج انگریزوں کے مختصر گروہ کے سامنے ڈھیر ہو گئی۔ پھر انہوں نے میر صادق کو لالچ دیا اور میسور کے شیر ببر سلطان ٹیپو پر فتح پالی۔ پھر تو ایسٹ انڈیا کمپنی کا ایسا راج ہوا کہ حیدرآباد کے نواب انکی مرضی کے بغیر حرکت نہ

کر سکتے تھے اور لکھنو کے واجد علی شاہ کو ایک ہی حکم نامہ سے نظر بند کر دیا گیا۔ سیاسی اعتبار سے ہندوستان میں کوئی مضبوط فعال ریاستی اقتدار نہ تھا بظاہر مغلیہ بادشاہان حکومت کر رہے تھے مگر حقیقت میں وہ اندر ہی اندر کھوکھلی ہوتی جا رہی تھی۔ مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری اور انگریزوں کے خلاف مسلح جہاد کا عزم کیا مگر زمینی حقائق خلاف تھے چنانچہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں وہ ناکام ہو کر رہ گئے۔

برطانوی استعمار کا ہدف

ہندوستان پر غلبہ پالینے کے بعد استعمار کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے اقتدار کو استحکام اور دوام بخشنا تھا۔ دانشورانِ یورپ اکھٹے ہوئے۔ بہت سوچ بچار کے بعد طے پایا کہ اسپین کی تاریخ دُہرائی جائے اور اندلس کا آزمودہ نسخہ برتا جائے۔ یہ مجرّب نسخہ کیا ہے اسکی تفصیل کیلئے ہمیں مزید کچھ پیچھے جانا پڑے گا۔

اندلس میں اسلامی حکومت کا عروج وزوال

اسپین (Spain) جسکو ہسپانیہ یا اندلس کہتے ہیں یورپ کے جنوب مغرب میں ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ مسلمانوں سے پہلے یہاں ''گاتھ'' خاندان کی حکومت تھی جسکا ایک فرد ''راڈرک'' حاکم تھا۔ ولید بن عبد الملک کے دور میں شمالی افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر نے اس ملک کا ارادہ کیا۔ مؤرخین نے اس حملہ کا پسِ منظر یہ بتایا ہے کہ اندلس کے شاہی خاندان میں رسم یہ تھی کہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو طلیطلا بادشاہ کی خدمت میں رہنے کیلئے بھیج دیتے تھے تاکہ یہاں وہ علم وادب حاصل کریں۔ اِس رسم کے مطابق یولین نامی ایک شخص نے اپنی لڑکی بادشاہِ وقت راڈرک کی خدمت میں ادب اور تربیت حاصل کرنے کیلئے